

سوال

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کے متعلق ضعیف احادیث

جواب

بھلائی

بن ذکر شدہ کسی حدیث کی سند ثابت نہیں ہے، اس کا تفصیلی بیان یہ ہے:

حدیث: جسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے۔

حدیث: 1

انتہائی ضعیف ہے، جس کی وجہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن ہے، اس کے بارے میں امام کرام کے اقوال درج ذیل ہیں:

"

"

" (5419) اسی طرح: "سان المیزان" (5267)

سری حدیث: جسے عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا گیا ہے

حدیث: 14 (256)

ہے:

1- محمد بن ابی یحییٰ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے، کیونکہ غالب گمان یہی ہے کہ محمد نے ابن زبیر سے سنا ہی نہیں ہے اس لیے کہ محمد بن ابی یحییٰ کی وفات 144 ھ میں ہے، اور عبداللہ بن زبیر کی وفات 72 ھ میں ہے۔

اس سے یہ بات مزید ہتھی ہو جاتی ہے کہ سند میں انقطاع ہے، اور کچھ راویوں نے درمیان میں سے راوی کو گرا دیا ہے۔

س:

تتمی
"صحیح الدعاء" (ص/440)

راج:

ب" (4/481)

حدیث: 46 (2)

لی کچھ روایات کو امام بخاری کی جانب سے اپنی صحیح میں جگہ دینا، اس کے ثقہ ہونے کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ امام بخاری اس کی روایات کو خوب چھان پھانک کر، دیگر راویوں کی طرف سے شواہد کی موجودگی میں قبول کرتے تھے۔

س (154)

ی حدیث:

انے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، آپ اس وقت قہر رخ تھے، پھر آپ نے فرمایا: (یا اللہ! ولیو یں ولید، عیاش بن ابی ریبیع، سلمہ بن ہشام، اور لاپارکھور مسلمانوں کو مشرکین کے چنگل سے آزاد فرما) بیرونی (448) (ص/3)

بجرا بوزید رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تتمی
"صحیح الدعاء" (ص/443)

حدیث:

حدیث: 1296

عبداللہ بن نافع راوی ہے، جس کے بارے میں علی بن مدینی کہتے ہیں: "یہ راوی مجھول ہے"

حدیث: 368 (2)

ی کی وجہ سے البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف ابوداؤد میں ضعیف قرار دیا ہے۔

" (2/52)

سوال میں ذکر کردہ احادیث ثابت نہیں ہیں، اور اگر ان میں سے کسی حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے بعد دعا کا رضی اور وقتی ضرورت کی وجہ سے فرمائی تھی، آپ مستقل طور پر ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں فرماتے تھے۔

